بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یومیہ شنبہ

ایڈیٹی روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۶ تبلیغ ۱۳۴۷ھش ۶ ذیقعد ۱۳۸۷ھ ۶ فروری ۱۹۶۸ء | نمبر ۲۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُعائیں مانگو، استقامت چاہو اور درود شریف بکثرت پڑھو

اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قبولیتِ دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملیگا

"اب یہاں ایک اور بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ چونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پا جانا تھا اس لئے ظاہری طور پر ایک نمونہ اور خدانمائی کا آلہ دنیا سے اٹھنا تھا۔ اس کے لئے اللہ تعالےٰ نے ایک آسان راہ رکھ دی کہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ کیونکہ محبوب اللہ مستقیم ہی ہوتا ہے۔ زیغ رکھنے والا کبھی محبوب نہیں بن سکتا۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کی ازدیاد اور تجدید کے لئے ہر نماز میں درود شریف کا پڑھنا ضروری ہوگیا تاکہ اس دعا کی قبولیت کے لئے استقامت کا ایک ذریعہ ہاتھ آئے اور یہ ایک مانی ہوئی بات ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود ظلی طور پر قیامت تک رہتا ہے۔ صوفی کہتے ہیں کہ مجددین کے اسماء آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نام پر ہی ہوتے ہیں۔ یعنی ظلی طور پر وہی نام ان کو کسی ایک زمانہ میں دیا جاتا ہے۔

مَیں پھر کہتا ہوں کہ اس وقت بھی خدا تعالےٰ نے دنیا کو محروم نہیں چھوڑا اور ایک سلسلہ قائم کیا ہے۔ وہاں اپنے ہاتھ سے اس نے ایک بندہ کو کھڑا کیا اور وہ وہی ہے جو تم میں بیٹھا ہوا بول رہا ہے۔ اب خدا تعالےٰ کے نزولِ رحمت کا وقت ہے۔ دعائیں مانگو، استقامت چاہو اور درود شریف جو حصولِ استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو۔ مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حُسن اور احسان کو مدِنظر رکھ کر اور آپ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور آپ کی کامیابیوں کے واسطے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قبولیتِ دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا

قبولیتِ دعا کے تین ہی ذریعے ہیں۔ اوّل۔ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ۔ (دوم) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ (تیسرا) موہبتِ الٰہی۔ اللہ تعالےٰ کا یہ عام قانون ہے کہ وہ نفوسِ انبیاء کی طرح دنیا میں بہت سے نفوسِ قدسیہ ایسے پیدا کرتا ہے جو فطرۃً استقامت رکھتے ہیں"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۲/۲۳)

اخبارِ احمدیہ

۱۱۵

○ ربوہ ۵ فروری۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ۳ فروری کو چند یوم کے لئے ربوہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

○ ربوہ ۵ فروری۔ حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب بھٹی جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ اصحاب کبار میں شمولیت کا شرف حاصل ہے۔ گزشتہ تین سال سے بعارضہ ہائی بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ آپ کی طبیعت اکثر ناساز رہتی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ حضرت قاضی صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری آجکل کوئٹہ میں زیرِ علاج ہیں۔ آپ تاحال بیمار ہیں اور کوئی خاص افاقہ نہیں۔ احباب جماعت توجہ کے ساتھ بالالتزام دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

○ برادرم محترم کرنل حبیب احمد صاحب مثانہ کی تکلیف کے باعث عرصہ قریباً دو ماہ سے سی ایم ایچ۔ لاہور میں صاحب فراش ہیں۔ ابھی تک نمایاں افاقہ نہیں ہوا جس کے سبب سے بے حد پریشانی لاحق ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں برادرم موصوف کی کامل شفایابی کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(صلاح الدین احمد شیر قانونی و ناظم جائداد)

○ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب ۶ فروری ۱۹۶۸ء کو ایک بجے دوپہر جامعہ احمدیہ کے ہال میں عربی زبان میں خطاب فرمائیں گے آپ کے خطاب کا موضوع ہے۔

المقارنۃ بین الاسلام والمسیحیۃ

(اسلام اور مسیحیت میں مقابلہ)

احباب مستفیض ہوں۔

(الامین للجمعیۃ العلمیۃ جامعہ احمدیہ ربوہ)

خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس

مورخہ ۶ فروری ۱۹۶۸ء بروز منگل بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس منعقد ہوگا جس میں ربوہ کے سب خدام کی حاضری لازمی ہے۔ خدام وقت مقررہ پر مسجد مبارک میں پہنچ جائیں۔

(مہتمم نشرو اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ فروری ۱۹۶۸ء

دعا کی ماہیت

(۷)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سر سید مرحوم کے دعا کے متعلق نظریات کو صرف عقلی دلائل سے ہی غلط ثابت نہیں فرمایا بلکہ اپنے دلائل کو تجربہ اور مشاہدہ کے ذریعہ بھی ثابت کرنے کا بھی ادعا فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ اسی رسالہ برکات الدعاء کے صفحہ پر فرماتے ہیں۔

"بالآخر میں یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر سید صاحب اپنے اس خیال سے توبہ نہ کریں اور یہ کہیں کہ دعاؤں کے اثر کا ثبوت کیا ہے تو میں ایسی غلطیوں کے نکالنے کے لئے مامور ہوں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ اپنی بعض دعاؤں کی قبولیت سے پیش از وقت سید صاحب کو اطلاع دوں گا۔ اور نہ صرف اطلاع بلکہ چھپوا دوں گا مگر سید صاحب ساتھ ہی یہ اقرار بھی کریں کہ وہ بعد ثابت ہو جانے میرے دعوے کے اپنے اس غلط خیال سے رجوع کریں گے۔

(رسالہ برکات الدعاء صفحہ)

آپ نے یہ وعدہ ہی نہیں کیا بلکہ آپ نے فی الواقعہ اپنی بعض دعاؤں سے سر سید مرحوم کو اطلاع دی۔ اور اخبار میں بھی شائع فرمایا۔ صرف ایک مثال ملاحظہ ہو۔

"میں نے سید احمد خان کو لکھا تھا کہ میں نے لیکھرام کے واسطے دعا کی ہے تو مجھے خبر دی گئی ہے کہ تیری دعا قبول ہو گئی ہے اور خدا تعالیٰ اس کو ہیبت ناک موت سے مارے گا۔ یہی نمونہ تمہارے سامنے پیش کرتا ہوں کہ اگر یہ دعا قبول نہ ہوئی تو تمہارے دعوے کا ثبوت ہوا۔ اور اگر قبول ہو گئی تو تم اس عقیدہ سے توبہ کرنا اور وہ لیکھرام کی موت کو دیکھ کر فوت ہوا تھا۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۳۸ پرچہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

جیسا کہ ہم نے شروع میں واضح کیا ہے جو لوگ دعا کی تاثیر کے قائل نہیں وہ دراصل یورپ کے ازمنہ وسطیٰ کے مادہ پرستانہ نظریہ کے زیر اثر ہیں۔ عیسائیت کے توہمانہ نظریات سے اکتا کر ازمنہ وسطیٰ میں اسلام کے زیر اثر یورپ میں آزاد خیالی کی لہر اٹھی جس نے پوپ کی جبر و دستیوں کو تہس نہس کر دیا۔ لوتھر وغیرہ نے سپین کے اسلامی مدارس میں تعلیم حاصل کی تھی اور وہیں سے متاثر ہو کر رومن کیتھولک سے بدظن ہو گیا تھا۔ اس نے عیسائیت کی اصلاح کی مہم شروع کی۔ پوپ سے باغی ہو کر اس نے پروٹسٹنٹ فرقہ کی بنیاد رکھی۔ جو بعد میں کئی شاخوں میں بٹ گئی۔ تاہم آزاد خیالی کی یہ موج بھی مذہب کے اندر تک محدود نہ رہی۔

یونانی فلسفہ جس تک مسلمانوں کے ذریعہ رسائی ہوئی تھی۔ بعض یورپین مفکروں کے لئے باعث کشش ہوا۔ یورپ میں مذہبی سطح پر جو رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹوں میں جنگ خطرناک حد تک پہنچ گئی تھی۔ اس نے آگ پر تیل کا کام کیا اور یورپ میں ایسے آزاد خیال مفکر پیدا ہو گئے۔ جنہوں نے روحانی اقتدار کا سراسر انکار کر دیا۔ اور لادینی نظریہ اختراع کیا۔ جو بڑھتے بڑھتے مذہب کو اپنے طوفان میں بہا کر لے گیا۔ یورپ ان راہنماؤں کی راہ نمائی میں۔ بالکل مادہ پرستی کے آغوش میں جا پڑا۔ جس کا نتیجہ ہم آج دیکھ رہے ہیں۔ کہ مغرب کی اکثریت نہ صرف اللہ تعالیٰ کی منکر ہے بلکہ اخلاقی اقدار سے بھی مبرا ہوتی جا رہی ہے۔ تاہم مادہ کی لافانیت کا جو نظریہ اس زمانے میں ابھرا تھا علوم سائنس کی ترقی کے ساتھ غلط ثابت ہو چکا ہے کہ مادہ پیدا بھی ہو سکتا ہے اور فنا بھی ہو سکتا ہے۔

مسیحِ زمانہ صدا دے رہا ہے

مسیحِ زمانہ صدا دے رہا ہے
نیا پھر پیامِ خدا دے رہا ہے

مسیحا کے دم میں نئی زندگی ہے
نیا دم نیا حوصلہ دے رہا ہے

پرانا لباس اب نہیں زیب دیتا
پرانا اتارو نیا دے رہا ہے

سکندر کی صورت نہ محروم رہنا
خضرِ تم کو آبِ بقا دے رہا ہے

لبِ بام ہے آفتابِ محمدؐ
جو تنویر کو بھی ضیا دے رہا ہے

تنویر

---

۴۴ سر سید اگرچہ انگریزی دان نہیں تھے مگر انہوں نے اس دور کے فلسفہ یورپ تک کسی نہ کسی طرح رسائی حاصل کر لی تھی اور وہ اس سے متاثر ہوئے تھے۔ ادھر خود مسلمانوں میں توہم پرستی کی بدعتیں بے پناہ حد تک در آئی تھیں۔ غلط عیسائیت اور ہندو ازم سے متاثر ہو کر ترکِ اسباب کو اختیار کر رہے تھے اور دعا کو محض ٹونہ ٹوٹکا سمجھتے تھے۔ جھوٹے پیر اور جھوٹے صوفی مسلمانوں کے ذہنوں پر اپنا تسلط بٹھا چکے تھے۔ اسلام کی حقیقت صوفیوں اور علماء کے ذہنوں سے بھی نکل چکی تھی۔ صرف چند خدا کے بندوں تک محدود رہ گئی تھی۔

یہی زمانہ ہے جب برصغیر میں حضرت سید احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ظہور کیا۔ آپ کے بعد حضرت سید ولی اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ نے تجدید و احیائے دین کا علم بلند کیا۔ ان لوگوں کا ظہور عین پیشگوئی کے مطابق ہوا ہے۔ جو حدیث مجددین میں کی گئی ہے اللہ تعالیٰ نے حفاظتِ اسلام کا خود وعدہ فرمایا ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔

سر سید مرحوم مغربی فلسفہ سے اس قدر متاثر ہو چکے تھے کہ انہوں نے ان مجددین کی تعلیمات کو نظر انداز کر دیا اور اس لادینی فلسفہ کے زیر اثر اسلام کی ایسی توجیہات کر ڈالیں۔ جو حقیقی اسلامی نظریات کے بالکل منافی تھیں۔ (باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

چند سوال اور ان کے جواب

(مکرم چوہدری رشید الدین صاحب شاہد، معاون مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

سوال :-

نویں دسویں اور گیارھویں محرم میں کیا فضیلت ہے کہ ان دنوں میں روزہ رکھنا مستحب ہے۔

جواب :-

رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاص اہتمام کے ساتھ یوم عاشورہ یعنی دسویں محرم کا روزہ رکھتے تھے اور لوگوں کو بھی اس کے رکھنے کا ارشاد فرماتے تھے۔ لیکن جب اللہ تعالےٰ نے رمضان کے روزوں کا حکم نازل فرما دیا تو پھر آپ نے اسے لوگوں کی مرضی پر چھوڑ دیا کہ جو چاہے رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے :-

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ يَوْمًا تَصُوْمُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهُ وَاَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ قَالَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ۔

(بخاری جلد اوّل کتاب الصوم)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس دن کا روزہ کیوں رکھتے تھے؟ اس کا ایک جواب ہمیں مندرجہ ذیل حدیث سے ملتا ہے :-

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَى الْيَهُوْدَ تَصُوْمُ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ مَا هٰذَا؟ قَالُوْا يَوْمٌ صَالِحٌ نَجَّى اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ فَصَامَهُ مُوْسٰى فَقَالَ اَنَا اَحَقُّ بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهُ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ۔

(بخاری جلد اوّل کتاب الصوم)

یعنی حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول مقبول صلے اللہ جب مدینہ تشریف لائے تو حضور نے دیکھا کہ یہود بھی یوم عاشورا کا روزہ رکھتے ہیں آپ نے اس کی وجہ دریافت فرمائی کہ تم کیوں اس دن روزہ رکھتے ہو تو انہوں نے بتایا کہ یہ ایک عظمت والا دن ہے اس میں اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کی قوم کو ان کے دشمن (یعنی فرعون) سے نجات دی تھی اور اس وجہ سے حضرت موسیٰ شکرانہ کے طور پر اس دن کا روزہ رکھتے تھے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ حضرت موسیٰ کی موافقت کرنے میں میں تو تم سے زیادہ حقدار ہوں۔ بہرحال اس دن حضورؐ خود بھی روزہ رکھتے اور لوگوں کو بھی اس کا ارشاد فرماتے۔

رہا یہ سوال کہ دسویں محرم کے ساتھ نویں اور گیارھویں کو بھی روزہ رکھنا کیوں مستحب سمجھا گیا ہے؟ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ یہود جو عناد میں اپنا ثانی نہ رکھتے تھے اُن سے اِس سلسلہ میں پوری پوری موافقت حضورؐ کو پسند نہ تھی اس لئے حضورؐ نے فرمایا عاشورہ کے روزہ کے ساتھ نویں اور گیارھویں محرم کو بھی شامل کر لیا جائے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے :-

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَخَالِفُوا الْيَهُوْدَ۔ صُوْمُوْا قَبْلَهُ يَوْمًا وَبَعْدَهُ يَوْمًا۔

(مسند احمد بحوالہ نیل الاوطار جلد ۴ صفحہ ۲۴۴)

یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک عاشوراء کے دن روزہ رکھا کرو لیکن اپنے اس عمل کو یہود کے طریق سے ممتاز کرنے کے لئے ایک دن پہلے اور ایک دن بعد کا روزہ بھی رکھ لیا کرو۔

سوال :-

سفر میں روزہ چھوڑنے کے لئے مسافت کی کیا حد ہے؟

جواب :-

سفر کی کوئی خاص مخصوص حد بندی نہیں اسے انسان کی اپنی تمیز اور قوتِ فیصلہ پر رہنے دیا گیا ہے جسے عرفِ عام میں سفر قرار دیا جائے وہ اس شرعی رعایت کا مستحق بنا دے گا۔ بالعموم اس کا اندازہ ۱۰، ۱۱ میل لگایا گیا ہے لیکن یہ اندازہ بھی کسی نص شرعی پر مبنی نہیں۔ صرف احتیاط کے طور پر ہے۔

یہ اندازہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے مندرجہ ذیل ارشاد کے بھی مطابق ہے۔ حضور فرماتے ہیں :-

"بے ہوشی، حمل، دودھ پلانا، جیل خانہ۔ یہ عذر ایسے ہیں کہ بعد میں قضاء لازم ہے۔ حاملہ و مرضعہ کو وقت نہ ملے تو فدیہ طعام مسکین دے۔ مسافر دوسرے وقت میں روزہ رکھے۔ سات کوس سفر ہے مگر جس کا فرضِ منصبی یا پیشہ سفر ہو وہ مسافر نہیں۔"

(الفضل ۲۸ جولائی ۱۹۱۴ء)

کوس میل سے بڑا ہوتا ہے اس لحاظ سے ۱۰/۱۱ میل ایک درست اندازہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تین کوس کی جو روایت ہے وہ قصر نماز سے متعلق ہے اور اصولاً ان دونوں اغراض کے لئے سفر کے فاصلہ میں بزرگانِ امت نے فرق کو تسلیم کیا ہے۔

سوال :-

حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت کو رمضان کے روزے رکھنے چاہئیں یا نہیں؟

جواب :-

اسلامی شریعت نے حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت کو یہ حکم کہیں نہیں دیا کہ وہ روزہ رکھیں البتہ انہیں رخصت حاصل ہے کہ اگر نقصان کا احتمال ہو تو وہ روزہ چھوڑ سکتی ہے۔ ہاں اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی رخصت سے حسبِ حالات فائدہ اٹھانا بہتر ہے۔

جس حدیث میں یہ رخصت بیان ہوئی ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں :-

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ ..... عَنِ الْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ الصَّوْمَ۔

(ترمذی ابواب الصوم)

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"جن بیماروں اور مسافروں کو امید نہیں کہ پھر روزہ رکھنے کا موقع مل سکے۔ مثلاً ایک بہت بوڑھا ضعیف انسان یا ایک کمزور حاملہ عورت جو دیکھتی ہے کہ بعد وضع حمل بسبب بچے کو دودھ پلانے کے وہ پھر معذور ہو جائے گی اور سال پھر اسی طرح گزر جائے گا۔ ایسے اشخاص کے واسطے جائز ہو سکتا ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں کیونکہ وہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتے اور فدیہ دیں۔"

(فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۸۳)

سوال :-

کیا سحری کھانا روزہ کے لئے شرط ہے؟

جواب :-

سحری کھانا روزہ کے لئے شرط نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص آنکھ نہ کھلنے یا کسی اور جائز مجبوری کی وجہ سے سحری نہ کھا سکے تو پھر بھی وہ روزہ رکھے۔ گویا سحری نہ کھا سکنے کو روزہ چھوڑنے کے لئے شرعاً عذر تسلیم نہیں کیا گیا۔ ہاں عمداً سحری کے کھانے کو ترک نہیں کرنا چاہیئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سحری کھایا کرو اس میں برکت ہے۔ گویا جو شخص عمداً سحری نہیں کھاتا وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سُنّت اور آپ کے اس ارشاد کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوتا ہے +

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :-

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپے ہو گی لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔"

(الفضل ۲۸/۳/۴۷)

(مینیجر الفضل ربوہ)

فرنکفورٹ (مغربی جرمنی) میں عید الفطر کی کامیاب تقریب

پاکستان، ٹرکی، ایران، یوگوسلاویہ، تھائی لینڈ اور جرمن مسلمانوں کی شمولیت

ٹیلی ویژن، ریڈیو اور اخبارات میں تذکرہ

(مکرم مولوی بشیر احمد صاحب شمس امام مسجد نور فرنکفورٹ مغربی جرمنی)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال بھی عید الفطر اسلامی روایات کے مطابق منائی گئی۔ اس تقریب کو کامیاب بنانے کے لئے دعوت نامے چھپوائے گئے جو بذریعہ ڈاک بھجوائے گئے۔ ریڈیو، ٹیلیویژن اور اخبارات سے رابطہ پیدا کر کے انہیں عید پر آنے کی دعوت دی۔ جسے انہوں نے بڑی خوشی سے قبول کر لیا۔ باوجود موسم کی خرابی کے مختلف ممالک کے مسلمان اس میں شریک ہوئے جن میں پاکستان، ٹرکی، ایران، یوگوسلاویہ، تھائی لینڈ اور جرمن مسلم خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ عید کی نماز کا وقت ۲ جنوری کو ۹½ بجے مقرر تھا مگر احباب آٹھ بجے سے ہی مسجد میں آنے شروع ہو گئے۔ مسجد میں ٹیپ ریکارڈر رکھ دیا گیا جس پر کافی دیر تک تلاوتِ قرآن مجید ہوتی رہی۔

ٹیلی ویژن، ریڈیو اور اخبارات کے نمائندے بھی آئے۔ نماز سے قبل پریس کے نمائندوں سے تبادلہ خیالات ہوتا رہا جس میں روزوں کی غرض و غایت، عید الفطر کی حکمت اور جماعتِ احمدیہ سے متعلق معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ انہوں نے نہایت دلچسپی سے ہماری باتیں سنیں اور پروگرام مرتب کیا۔ ریڈیو اور اخبارات کے نمائندوں نے عید الفطر اور فطرانہ کے متعلق خاص طور پر سوالات کئے جن کے مفصل جوابات انہیں دئے گئے جو بعد میں اسی روز ریڈیو پر سوال و جواب کی شکل میں نشر ہوئے۔

ٹھیک ۹½ بجے صبح نماز عید شروع ہوئی۔ نماز شروع ہونے پر ٹیلیویژن والوں نے متعدد تصویریں اتاریں اور تکبیرات، تلاوت اور خطبہ کی آوازیں بھی ریکارڈ کیں۔ مسجد کیساتھ ملحق بڑے کمرہ کی بھی کئی تصویریں اتاریں۔ اس کمرہ میں قرآن مجید کی آیات اور ان کا جرمن زبان میں ترجمہ آویزاں ہے۔ ایک دیوار پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام

"میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

اردو اور جرمن زبان میں جلی حروف میں مرقوم ہے۔ اس کے نیچے ایک بہت بڑا نقشہ بجلی کے چھوٹے چھوٹے اور خوبصورت قمقموں سے جگمگا رہا ہے جس پر جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ تمام دنیا میں پھیلے ہوئے اسلامی مشنوں کو ظاہر کیا گیا ہے۔

اخبارات

اس مرتبہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخبارات ریڈیو اور ٹیلیویژن والوں نے بہت تعاون کیا۔ عید سے قبل ۲۹ دسمبر کو اخبار RUNDSCHAU نے عید الفطر کی خبر شائع کی۔ ۳ جنوری کو اخبار NEUE PRESSE نے عید الفطر کی سُرخی دے کر لکھا کہ:-

"اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ مسلمانوں نے اپنی مسجد جو کہ Sachsenhausen میں واقع ہے۔ روزوں کے مہینہ رمضان کے بعد عید الفطر منائی جیسا کہ ان کے مذہب میں ہے کہ متواتر ۳۰ روز تک طلوع فجر سے لے کر سورج غروب ہونے تک نہ تو کچھ کھاتے ہیں نہ ہی پیتے ہیں۔ اور نہ ہی سگریٹ نوشی کرتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ اس مسجد میں دُور و نزدیک سے لوگ نماز کے لئے آئے ہوئے تھے نماز کے بعد امام نے جرمن زبان میں تقریر کی جس میں رمضان کے روزوں کی حکمت کی وضاحت کی۔ نماز وغیرہ کی کارروائی ختم ہوئی تھی کہ مسلمان ایک دوسرے سے معانقے کرنے لگے۔"

(۲) اخبار Frankfurter Rundschau نے یہ عنوان دیا "ماہ رمضان کا اختتام" اور لکھا:-

"مختلف ممالک کے مسلمان فرنکفورٹ کی مسجد میں عید الفطر کی نماز کے لئے منگل کے روز جمع ہوئے۔ نئے امام جن کا نام بشیر احمد شمس ہے اور جو چند ہفتہ پیشتر پاکستان سے آئے ہیں نے نماز پڑھائی۔ اس کے بعد اپنے خطبہ میں روزوں کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ روزہ کا مقصد صرف کھانے پینے سے رُکنا نہیں بلکہ اپنے آپ پر مکمل کنٹرول کرنا ہے۔ اسی روز شام کو ایک کھانے کی دعوت ہوئی اور لیکچر بھی ہوا۔"

ریڈیو

اسی روز عید کے متعلق خبر ریڈیو پر نشر ہوئی اور خطبہ کا یہ آخری حصہ خاص طور پر سُنایا گیا کہ:-

"روزہ صرف مذہبی لحاظ سے ہی نہیں بلکہ اخلاقی، سوسائٹی اور صحت کے لحاظ سے بھی مفید ہے۔ آج کی عید دراصل ان لوگوں کے لئے ہے جنہوں نے پورا مہینہ محض خدا تعالیٰ کی رضامندی کی خاطر اپنی جائز چیزوں کو چھوڑا۔ اگرچہ آج ہم یہ عید منا رہے ہیں مگر حقیقی عید تو اس روز ہو گی جب ہمارے گناہ بخشے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو جائے گا۔ ایسے خوشی کے مواقع پر عام طور پر لوگ مذہبی فرائض کو بھول جاتے ہیں۔ لوگوں کو ان فرائض کی یاد دہانی کے لئے اسلام نے ہر ایسے موقع کے لئے نماز مقرر کر دی ہے۔ اور آج کی نماز انہیں میں سے ایک ہے۔ آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ ہمیں قرآنی تعلیمات کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ میں یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ یہ عید خوش بختی، اطمینان و تسلی اور اللہ تعالیٰ کی برکتوں کا موجب ہو۔ آمین۔ اور آخر پر آپ سب کو میں عید مبارک عرض کرتا ہوں۔"

ریڈیو پر مندرجہ ذیل انٹرویو بھی نشر ہوا:-

رپورٹر:- یہ فطرانہ آپ کیوں اکٹھا کرتے ہیں۔

مبلغ:- دراصل یہ غرباء و مساکین کی امداد کے لئے ہوتا ہے۔ جو ہر مرد و عورت، بڑے، چھوٹے کو ادا کرنا ہوتا ہے۔

رپورٹر:- کیا یہ روپیہ ہمیشہ اسی روز ہی جمع ہوتا ہے؟

مبلغ:- جی ہاں۔ ایسی رقم صرف ایسے موقع پر ہی جمع ہوتی ہے۔

رپورٹر:- کیا ساری دنیا کے مسلمان ایسا کرتے ہیں؟

مبلغ:- جی ہاں۔ ہمیشہ ساری دنیا کے مسلمان ایسا ہی کرتے ہیں۔

ٹیلی ویژن پر پروگرام

اسی روز شام کو سات بجکر دس منٹ پر عید کا پروگرام ٹیلیویژن پر دکھایا گیا۔ نماز سے قبل احباب مسجد میں بیٹھ کر بلند آواز سے تکبیرات پڑھ رہے تھے۔ پہلے یہ نظارہ دکھایا گیا۔ پھر سارے نمازیوں کی صف بندی دکھائی گئی۔ نماز پڑھنے کی حالت، تکبیرات بلند آواز سے کہنا، پھر خطبہ پڑھنے کی پوری تصویر آواز کے ساتھ کافی دیر تک دکھائی گئی۔

بُک سٹال

اس موقع پر ایک احمدی نوجوان عزیزم عبد الشکور صاحب تمام کتب کو ترتیب کے ساتھ میز پر رکھ کر آنے والے احباب کو اُن سے متعارف کراتے رہے۔

احبابِ جماعت کا تعاون

احبابِ جماعت نے میرے ساتھ تعاون کا نہایت ہی اچھا نمونہ پیش کیا جس کسی کے سپرد بھی کوئی ڈیوٹی لگائی گئی اس نے پوری محنت اور تندہی کے ساتھ اسے نبھایا۔ عید سے قبل مختلف احباب جماعت کے سپرد مختلف قسم کی ڈیوٹیاں انتظامات کے سلسلہ میں لگا دی گئی تھیں جس سے کام بفضلِ تعالیٰ پروگرام کے مطابق خوش اسلوبی سے طے پایا۔ ہر ایک نے اپنے فرض کو صحیح رنگ میں نبھایا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان سب کو اپنی جناب سے جزائے خیر عطا کرے۔ ان کے دلوں میں اسلام و احمدیت کی محبت بھر دے، دین و دُنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

اس جگہ خاص طور پر جرمن احمدی دوست ناصر محمود Hildebrand کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ یہ نوجوان صرف چند ماہ قبل اسلام سے مشرف ہوا۔ یہاں سے کافی دُور اس کی رہائش ہے۔ اس نے مجھے خط لکھا کہ مجھے اس وقت کرسمس کی رخصتیں ہیں اگر اجازت ہو تو میں مزید دینی تعلیم کی خاطر آپ کے پاس عید الفطر تک آجاؤں۔ میں نے اسے لکھا کہ فوراً آجائیں جس پر وہ نوجوان ۲۳ دسمبر کو مشن میں پہنچ گیا۔ اور ۳ جنوری تک میرے پاس ٹھہرا۔ یہ نوجوان پاکستانیوں کے لئے بھی رشک کا موجب تھا۔ مشن ہاؤس کی اندر، باہر سے صفائی۔ Heating وغیرہ نگرانی، مسجد کو آراستہ کرنا اور پھر اپنی پڑھائی کو باقاعدگی سے جاری رکھنا، خوش اخلاقی، محنت، نماز و روزہ کی پابندی ہر ایک کو اپنی طرف موہ لیتی تھی۔ اللہ تعالیٰ اس نوجوان کے ایمان میں برکت ڈالے۔ آمین۔

(باقی صفحہ ۵ پر)

ملک غلام نبی صاحب مرحوم کا ذکر خیر

مکرم پیر محمد اکبر صاحب سقراط۔ گولیکی ضلع گجرات

خاکسار بسلسلہ ملازمت محکمہ تعلیم ۱۹۱۸ء سے ۱۹۵۷ء تک ضلع اٹک (کیمبلپور) کے مختلف مدارس میں کام کرتا رہا۔ اس دوران میں ۱۹۲۵ء سے ۱۹۳۳ء تک ملک غلام نبی صاحب مرحوم کے ماتحت بھی کام کرنے کا موقعہ ملا۔ سب سے پہلی ملاقات اپریل ۱۹۱۹ء میں کیمبلپور میں دفتر ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز کے دفتر کے باہر برآمدے میں ہوئی ڈی آئی صاحب راجہ احمد خاں صاحب مرحوم مجھے جے وی کلاس میں داخلہ کے لئے اصرار کر رہے تھے اور خاکسار بوجہ بچپن کی کم فہمی اور مالی حالات کی کمزوری کے انکار کر رہا تھا۔ آخر ملک صاحب موصوف نے بڑی نرمی۔ ہمدردی اور محبت سے مجھے سمجھایا گویا سب کچھ بے سود ثابت ہوا۔ اور خاکسار ایک سال بعد جے وی کلاس میں داخل ہوا۔ مگر ملک صاحب کی ہمدردی اب تک یاد ہے۔ حالانکہ نہ وہ میرے واقف تھے اور نہ ہی میں ان کا۔ مجھے اخی المکرم حضرت قاضی اکمل صاحب کا خالہ زاد بھائی ہونے کی وجہ سے جانتے تھے۔ میں ۱۹۲۵ء تک ان سے ناواقف ہی رہا

مرحوم بڑے مہمان نواز۔ دور اندیش معاملہ فہم ذہین اور حساس تھے ہر ایک کام کی تفصیلات کا خوب خیال رکھتے تھے۔ بات پوری وضاحت سے ذہن نشین کرانے کی کوشش کرتے تھے۔

۱۹۲۵ء کے اوائل تک وہ ادھوان۔ اسہال بھنبل۔ فتح جنگ ضلع اٹک حال تحصیل گوجر خاں ضلع راولپنڈی کے مڈل سکولوں میں ہیڈ ماسٹر رہے اور سپرنٹنڈنٹ بھی تھے۔ بارسوخ شخصیت کی وجہ سے اس علاقہ (علاقہ سوہان) انگریزی ماہرین تعلیم۔ اس علاقہ کے مدارس کی اعزازی نگرانی۔ مدرسین کے تقرر اور تغیر و تبدل میں ان سے مشورہ لیا کرتے تھے۔ اور ان کے مشورے سے یہ کام سرانجام پاتا تھا۔ فرماتے تھے۔ کہ ۲۲-۱۹۲۱ء میں ایک ڈی آئی سے انیس ۱۹ احکام مدرسین کی تقرریوں کے حاصل کئے۔ مدرس کا نام اور جگہ کا نام درج نہ کرایا۔ . . . . . اور اجازت تھی کہ ان اسامیوں پر جس کو چاہو اور جس جگہ چاہو بمشاہرہ -/۱۵ (پندرہ) روپے ماہوار حکم جاری کر دو۔ اس زمانہ میں آن ریٹائرڈ مڈل پاس کی تنخواہ یہی ہوا کرتی تھی۔

دسترخوان پر صبح و شام دس پندرہ مہمان ضرور ہوتے تھے اور یہ حال آخر تک رہا۔

۱۹۲۵ء میں وہ گورنمنٹ سروس میں آنے سے پہلے وہ ایک ورنیکلر مڈل کے ہیڈ ماسٹر تھے اور اب وہ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ مدارس حلقہ چنڈ مقرر ہوئے۔ کیونکہ گورنمنٹ کی سکیم تھی۔ کہ اے ڈی آئی صاحبان عموماً پرائمری مدارس کا معائنہ کرتے ہیں۔ گریجوایٹ ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ صرف ایس۔ وی پاس آدمی بھی یہ کام بخوبی کر سکتا ہے۔ دفتری کام کے لئے ایک میٹرک پاس کلرک دیا جائے گا۔ چنانچہ تجربۃً پنجاب کی پانچ کمشنریوں میں پانچ ایس وی ہیڈ ماسٹر مڈل مدارس سے لے کر اے۔ ڈی بنائے گئے۔ مگر ان میں سے صرف ملک صاحب مرحوم کامیاب ثابت ہوئے۔ باقی رہ گئے اور یہ سکیم ناکام ہو گئی۔ اس سکیم کے اجراء کے موقعہ پر کسی نے حافظ احمد دین صاحب ڈی۔ آئی آف سکولز کیمبلپور سے پوچھا۔ کہ کیا آپ بھی اس سکیم کے حامی ہیں؟ حافظ صاحب نے فرمایا کہ سکیم کا تو میں مخالف ہوں مگر احمدی ایس وی کا نہیں کیونکہ ان لوگوں کا مطالعہ بہت وسیع اور اخلاق عمدہ ہوتے ہیں۔ پھر تعصب کا مادہ ان میں نہیں ہوتا۔

اے ڈی ہونے کے دوران ملک صاحب نے مدرسین کی ایک پبلک کی بڑی خدمت کی۔ جگہ جگہ زنانہ مردانہ امدادی۔ غیر امدادی مدارس جاری کرتے۔ جے وی۔ ایس وی کے داخلہ کے لئے موزوں امیدواروں کو دور دراز اور پسماندہ علاقوں سے فراہم کر کے انہیں نارمل مدارس میں داخل کرایا۔ حتیٰ کہ خود امیدواروں کے ساتھ جا کر انہیں داخل سکول کرا کر دم لیا۔ اور پھر ان کی موزوں جگہوں میں تقرریاں کرائیں تحصیل پنڈی گھیب کے لوگ علاقہ سوہان تحصیل فتح جنگ کے لوگ خاص طور پر ان کے ممنون احسان ہیں ویسے انسان کی قدر و قیمت ان کے مرنے کے بعد ہی معلوم ہوتی ہے۔

انتظامی قابلیت کا مادہ ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ سر میکلیگن گورنر پنجاب۔ ڈائریکٹر محکمہ تعلیمات پنجاب۔ سر فیروز خان وزیر تعلیمات پنجاب ان کے علاقہ میں تشریف لائے سڑکوں پر دورویہ ملحقہ مدارس کے طلبہ کا میلوں لمبا جلوس۔ ڈاک بنگلوں پر افسران کی خورد و نوش کا سامان فراہم کرنا یہ سب کام انہوں نے محض مدرسین کی امداد سے سرانجام دیا۔ اور کسی کو شکایت کا موقعہ نہ دیا۔

بسال (Basal) ریلوے اسٹیشن پر دو دفعہ نمائشی ٹرین سردی کے موسم میں آئی۔ اس نمائش کے موقعہ پر دیہات سدھار پروپیگنڈا پارٹی کے لئے ڈرامے بڑی محنت سے تیار کئے۔ رات کو بیسیوں آدمی ان کے مہمان تھے۔ بسال جیسی ویران جگہ میں ان کی رہائش اور خورد و نوش کا انتظام ملک صاحب ہی کا کام تھا۔ مجھے یاد ہے۔ انہیں خود رہنے سونے کے لئے چارپائی نہ ملی جو میں نے پیش کر دی اور خود میں نے ادھر اُدھر پھر کر رات گذاری۔

تبلیغ کا انہیں بے حد شوق تھا اپنے ہم عصر افسران سے سلسلہ کے متعلق بڑی دیر تک گفتگو جاری رہتی تھی۔ مگر کیا مجال کہ کسی قسم کی تلخی پیدا ہو۔ سلسلہ کا لٹریچر تقسیم کیا پیغام حق ہر جگہ پہنچایا۔ اور کئی دوستوں کو قادیان اپنے خرچ پر لے گئے گویا اتمام حجت قائم کر دیا چشم پوشی کا مادہ بھی ان میں اتنا تھا کہ بڑی بڑی بے قاعدگیاں دیکھ کر درگذر کر جاتے اور علیحدگی میں سمجھا دیتے اور یہی کوشش کرتے۔ کہ کسی طرح اصلاح ہو جائے۔ اور کسی کو نقصان نہ پہنچے۔

ہر بات میں جزئیات کا خاص خیال رکھتے ایک دفعہ مجھے ایک سرکاری آرڈر دیا کہ اس کی دس بارہ نقلیں کر دو۔ میں نے بعض الفاظ اور فقرے چھوڑ دئے کہ پڑھنے والا خود ہی یہ بات سمجھ لے گا۔ فرمانے لگے کہ نقل ہو بہو ہونی چاہیئے۔ تاکہ کوئی امر وضاحت طلب نہ رہ جائے اور دوسرے کے ذہن پر دباؤ نہ پڑے۔ یعنی پڑھنے والے کو خود سوچنے کی پریشانی میں نہ ڈالا جائے۔ خود بھی دین۔ دنیا دونوں کے کام آئے اور اولاد کو بھی اس قابل بنایا کہ وہ بھی سلسلہ کے لئے عزت کا باعث اور ملک کے لئے جان پر کھیل جانے والی بنے۔ میری مراد اس وقت میجر جنرل ملک اختر حسین اور بریگیڈیر ملک عبد العلی سے ہے دونوں کو قادیان میں تعلیم دلائی۔ حالیہ سترہ روزہ پاک بھارت جنگ میں جو خدمات انہوں نے سرانجام دیں۔ ان سے ملک کا بچہ بچہ بخوبی واقف ہے۔

اللہ تعالیٰ ملک صاحب کو غریق رحمت کرے اور لواحقین کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔

آمین

(بقیہ صفحہ ۴)

شام کی دعوت

فرنکفورٹ مشن میں عید الفطر کی شام کو احباب کو کھانے کی دعوت بھی دی جاتی ہے۔ امسال بھی اس کا انتظام کیا گیا۔ جس میں پاکستانی احباب کے علاوہ جرمن مسلمان، جرمن و امریکن زیر تبلیغ دوست تشریف لائے۔ اس موقعہ پر ہمارے مخلص احمدی جرمن بھائی محمود اسماعیل نے پندرہ منٹ تک انگریزی زبان میں تقریر کی جس میں رمضان المبارک اور عید الفطر منانے کی حکمت کی وضاحت کی۔ بعض امریکن احباب کی خواہش پر انہیں مزید معلومات بہم پہنچائی گئیں اور سلسلہ کا لٹریچر بھی دیا گیا۔ یہ سارا پروگرام بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

آخر میں احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر کوششوں میں برکت ڈالے اور لوگوں کو اسلام کے حقیقی نور سے منور کرے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ (آمین)۔

درخواست دعا

میرے ماموں جان پیر عبد العلی صاحب آف سانگلہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب پہلے کی نسبت طبیعت بہتر ہے۔ لیکن ابھی کمزوری بہت ہے۔ تمام احباب سے مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

رضی اللہ خان

دار الصدر۔ ربوہ

موصی صاحبان کا نہایت ضروری فرض

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ :-

"قرآن کریم کے انوار کی اشاعت ہر موصی کا بحیثیت فرد اور آپ موصیوں کی مجلس کا بحیثیت مجلس پہلا اور آخری فرض ہے اور اس بات کی نگرانی کرنا کہ وقف عارضی کی سکیم کے ماتحت زیادہ سے زیادہ موصی اصحاب اور ان کی تحریک پر وہ لوگ حصہ لیں جنہوں نے ابھی تک وصیت نہیں کی۔"

(الفضل ۱۰ اگست ۶۶ء)

ہر موصی بھائی سے درخواست ہے کہ وہ خود بھی وقف عارضی کی تحریک میں شامل ہو اور دوسرے احباب کو شامل ہونے کی تحریک کرے۔

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

ایک غلط فہمی کا ازالہ

۷ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو حضور اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں وقف جدید کے چندہ کی اہمیت اور اس کی وصولی کی کمی پر تشویش کا اظہار فرماتے ہوئے مندرجہ الفاظ میں جماعت کو اس کے اہم فرائض کی طرف توجہ دلائی تھی

"پس بجٹ جو مجلس شوریٰ نے پاس کیا تھا۔ اگرچہ ایک لاکھ ستر ہزار روپے کا ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں کم از کم دو لاکھ روپیہ وصول ہونا چاہیئے۔ لیکن اس وقت جو وعدے وصول ہوئے ہیں وہ ایک لاکھ چالیس ہزار روپے کے ہیں۔ اس کے لئے ایک تو یہ ہونا چاہیئے کہ جو دوست اس تحریک میں حصہ لے رہے ہیں وہ اپنے وعدوں پر دوبارہ غور کریں اور جماعت کی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے ان میں اضافہ کریں اور پھر دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان وعدوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے دوسرے وہ دوست جنہوں نے ابھی تک وقف جدید کی مالی تحریک میں حصہ نہیں لیا انہیں اس تحریک کی اہمیت ذہن نشین کرنی چاہیئے اور انہیں اس میں شامل ہونا چاہیئے۔

تیسرے میں آج احمدی بچوں (لڑکوں اور لڑکیوں) سے اپیل کرتا ہوں کہ اے خدا اور اسکے رسول کے بچو! اٹھو آگے بڑھو اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقف جدید کے کام میں جو رخنہ پڑ گیا ہے اسے پُر کر دو اور اس کمزوری کو دور کر دو جو اس تحریک کے کام میں واقع ہو گئی ہے (خطبہ جمعہ ۷ اکتوبر ۶۷ء)

بعض دیہاتی جماعتوں میں یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ وقف جدید کے مالی فرض کا بوجھ صرف اور صرف بچوں پر ہے بڑوں کو اس کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ دوست! حضور اقدس کے مندرجہ بالا ارشادات پر غور فرمائیں۔

چاہیئے کہ بڑے اپنی قربانی کے معیار کو اور بڑھائیں۔ بچوں کے لئے شرح چندہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۸ ماہوار فی بچہ مقرر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب امام کے منشاء و مبارک کے مطابق دوستوں کو اپنی قربانیوں کے معیار کو بڑھانے کی توفیق بخشے

(ناظم مال وقف جدید)

درخواست ہائے دعا

میرا چھوٹا بھائی عزیزم منون مسعود قریباً ڈیڑھ ہفتہ سے کھانسی بخار کی وجہ سے بیمار ہے بخار تو اتر گیا ہے اور کھانسی شدید قسم کی ہے جس سے قے ہو جاتی ہے اور بے حسی پیدا ہو جاتی ہے احباب جماعت نہایت درد دل سے صحت کاملہ عاجلہ اور لمبی عمر کے لئے دعا فرمائیں

(ناصرہ بردین دارالیمن ربوہ)

میرے والد صاحب کو بخار آتا ہے اور کھانسی کی بھی شکایت ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(بشریٰ بیگم ربوہ)

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آ گئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ میں داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائیداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائیداد خریدنا چاہتے ہوں تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائیداد کے لئے ضروری ہو۔ اسکے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

امرائے اضلاع کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کے عہدیداران کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰ اپریل ۶۸ء کو ختم ہو رہی ہے نئے انتخابات (از یکم مئی ۱۹۶۸ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۱ء) کروائے جانے کے لئے اخبار الفضل میں اعلان کروا دیا گیا۔

لہٰذا تمام امراء اضلاع اس امر کی نگرانی کا انتظام فرما دیں کہ ان کے ضلع کی تمام جماعتوں کے انتخابات کی رپورٹیں ۱۵ مارچ ۶۸ء تک نظارت علیا میں پہنچ جائیں نیز یہ بھی نگرانی فرما دیں کہ انتخابات قواعد کے مطابق ہوں۔

(ناظر اعلیٰ)

انتخاب زعماء/زعماء اعلیٰ انصار اللہ

قواعد کے مطابق مجالس انصار اللہ کے زعماء/زعماء اعلیٰ کی میعاد ۳۱ دسمبر ۱۹۶۷ء کو ختم ہو چکی ہے ماہ نومبر ۱۹۶۷ء میں تمام امراء/صدر صاحبان کی خدمت میں خطوط بھجوا کر درخواست کی گئی تھی کہ وہ آئندہ تین سال کے لئے زعماء/زعماء اعلیٰ کا انتخاب کروا کر بغرض منظوری مرکز میں بھجوا دیں۔ اسکے جواب میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی تعداد میں مجالس سے انتخاب کی اطلاع پہنچ چکی ہے مگر ابھی تک بعض مجالس ایسی بھی ہیں جہاں سے انتخاب کی اطلاع نہیں ملی۔ ایسی مجالس کے تمام امراء/صدر صاحبان سے گذارش ہے کہ وہ از راہ کرم انتخاب کروا کے منتخب شدہ نام اپنی سفارش کے ساتھ حضرت صدر محترم کی منظوری کے لئے مرکز میں بھجوا دیں انتخاب صرف زعیم/زعیم اعلیٰ کا ہی ہوگا۔ مجلس عاملہ وہ خود نامزد کر کے مرکز سے منظوری لے لیں گے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

تپ دِق کے خلاف سرگرمیاں

اس سال ۷ اپریل کو اقوام متحدہ کا عالمی ادارۂ صحت اپنے قیام کے بیس سال پورے کر دے گا۔ اس وقت سے آج تک کے ریکارڈ پر نظر ڈال جائے تو معلوم ہوگا کہ اس ادارے نے اس دوران میں سب سے زیادہ ترجیحی حیثیت تپ دق کے خلاف مہم سر کرنے کو دی ہے کیونکہ یہ بیماری دنیا بھر میں صحت عامہ کے اہم ترین مسائل میں سے ایک ہے۔ سوال یہ ہے کہ ان بیس سال کی مدت میں کس حد تک کامیابی ہوئی ہے۔؟ اس میں شک نہیں کہ ان ملکوں میں جہاں صحت عامہ کی خدمات نہایت منتظمی کے ساتھ انجام دی جاتی ہیں۔ شرح اموات بہت کم ہوگئی ہے۔ تاہم ہمارے سوال کا جواب یہ ہے کہ اس وبا پر ابھی تک قابو نہیں پایا جا سکا۔

اس وقت ساری دنیا میں تپ دق کے تقریباً دو کروڑ مریض موجود ہیں۔ اور ان میں سے چھ ساتویں ترقی پذیر ملکوں میں ہیں ہر سال بیس تیس لاکھ نئے مریض اس موذی مرض میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اور ہر سال دس بیس لاکھ مریض اس بیماری سے مرجاتے ہیں تاہم اس بیماری سے نجات پانے کے لئے پچھلے سال میں انقلاب انگیز کوششیں ہوتی رہی ہیں نت نئی معلومات نے استیصال کے نت نئے طریقے ایجاد کر دیئے ہیں جن کے ذریعے اس بیماری سے نجات دلانے کے لئے قریب ملکوں کی امیدیں قائم ہوگئی ہیں۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد

دوسری جنگ عظیم کی تباہ کاریوں کے پیش نظر عالمی ادارہ صحت کے اولین اجلاس نے ضروری سمجھا کہ تپ دق کے خلاف مہم کو ترجیحی حیثیت دی جائے۔ یہ صرف تماشائی نہیں رہا بلکہ عملی مہموں میں ان کا سربراہ بن گیا۔ اس ضمن میں معلومات ناقص تھیں اور پروگرام ناکافی تھے۔ بہت جلد محسوس کر لیا گیا۔ یہ مسئلہ جس قدر اہم ہے اتنی مصدقہ اطلاعات حاصل نہیں ہو سکی ہیں۔ اور یہ کہ اس بیماری کا مقابلہ کرنے کے لئے جو ویکسین تیار کی گئی ہے وہ مقدار اور تاثیر کے اعتبار سے بھی گرم علاقوں کے لئے مناسب نہیں ہے۔ اور پھر یہ کہ کم ترقی یافتہ ملکوں نے اس کے خلاف منظم لائحہ عمل بھی تیار نہیں کر رکھا۔ جدید طریقوں پر کاربند ہونے کے علاوہ ایکس رے کے سامان کی سخت ضرورت تھی۔ علاج کا عام طریقہ یہ تھا کہ مریضوں کو آرام پہنچانے کے لئے اسپتالوں میں داخل کر دیا جائے۔ پرہیز کرانے کے امکانات مفقود ہونے کے باعث صرف علاج پر زور دیا جانے لگا۔

چومکھی لڑائی

نوعیت عالمگیر ہونے کے باعث ضرورت تھی کہ ہر محاذ پر اس بیماری کے خلاف لڑا جائے۔ چنانچہ نتیجہ کے طور پر اہم تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ مثلاً میں سے بعض سریع الاثر اور قطعاتی انداز کی تھیں اور بعض کی رفتار سست تھی۔ سب سے پہلے وبائیت کے اعتبار سے بیماری کا مطالعہ کیا گیا۔ اور پھر خشک منجمد قسم کی ویکسین تیار کی گئی تاکہ گرم ملکوں میں بھی زیادہ عرصے تک کار آمد رہ سکے۔ عالمی ادارہ صحت ہی کی کوشش سے بی سی جی نامی ٹیکے لگانے والی دوا کو منجمد صورت میں رکھا گیا۔ تاکہ ایک ہی قسم کے کئی ملکوں میں یکساں استعمال کیا جا سکے اور پھر بین الاقوامی سطح پر نتائج کا موازنہ ہو سکے ۱۹۵۷ء میں آئی این ایچ کی دریافت نے اچانک طریقہ علاج میں زبردست تبدیلی پیدا کی۔ یہ دوا سستی ہوتی ہے اور آسانی سے استعمال کرائی جا سکتی ہے اور نتیجے میں کوئی پیچیدگی پیدا نہیں کرتی۔

تجربہ گاہوں میں جو سبق حاصل ہوتا ہے اور مختلف علاقوں سے جو اطلاعات ملیں ان سے تقدیر کا رخ بدلتا چلا گیا۔ یہ اندازہ ہو گیا کہ بڑے پیمانے پر بی سی جی کے ٹیکے ممکن ہیں اور یہ کام نسبتاً کم تربیت افراد سے لیا جا سکتا ہے ایک نئی تبدیلی یہ ہوئی کہ تپ دق اور چیچک کے ٹیکے ایک ساتھ لگائے جانے لگے افریقہ اور جنوب مشرقی ایشیا کے ملکوں میں خاص طور پر ان پر عمل شروع ہو گیا۔

(باقی)

دواخانہ خدمتِ خلق لمیٹڈ ربوہ

اللہ تعالیٰ آپ کو ہر بیماری سے شفاء دے۔ دعا کے ساتھ

دواخانہ خدمت خلق کی دوائیں بھی استعمال کریں

حب جند شربت خانہ ساز، نزلہ زکام اور کھانسی کا بے نظیر علاج ہے بیش بہا قیمتی اجزاء کا مرکب ہے۔ چند روزہ استعمال سے انسان کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ یہ دل و دماغ اور اعصاب پر یکساں اثر ڈال کر جسم میں نئی زندگی پیدا کرتی ہے دل پر خوف رہنے۔ سر چکرانے، نیند کے اڑ جانے اور مالیخولیا کا بے نظیر علاج ہے۔ عورتوں کو ہسٹریا کی مرض سے نجات دلاتی ہے۔ قیمت مکمل کورس ۸۰ گولیاں۔ ۲۵ روپے۔

ہر قسم کا سامان بجلی تیار کرنیوالی فرم

ایس ایس ای

مثلاً۔ ۱۵ ایمپیئر پلگ پورسلین ۱۵ ایمپیئر شو تھری پن

پلگ دو پن مسالہ دار پورسلین ہینڈل شو دو پن

شفیع سنز انڈسٹریز ہمالہ انڈسٹری سٹیٹ سیالکوٹ

امانت تحریک جدید کی اہمیت

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم نہیں اہمیت رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم اپنی انداز تحریک کرو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس حقیقی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں، یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں درج کیا جا سکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔ غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں جانتے والے جانتے ہیں کہ وہ ان کی عقل کو حیرت کو ڈالنے والے ہیں۔"

(اغراض تحریک جدید)

ضروری اعلان

خریداران الفضل کی نئی چٹھیاں عنقریب شائع کی جا رہی ہیں اگر کسی خریدار کو اپنا پتہ تبدیل یا درست کرانا ہو وہ خریداری نمبر کے حوالہ سے اپنا پتہ صاف صاف تحریر فرما دیں۔ (منیجر)

الٰہی نور کو محفوظ کرنے اور پھیلانے کے دو اہم ذرائع

نبوت اور خلافت کی برکات اور ان کی مخصوص نوعیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبوت اور خلافت کی عظیم الشان برکات اور ان کی مخصوص نوعیت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"تین چیزیں ہیں جن سے نور مکمل ہوتا ہے ان میں سے ایک تو شعلہ ہے جو اصل آگ ہے اور جس کے بغیر کوئی نور ہو ہی نہیں سکتا۔ سو حقائق دنیا میں وہ شعلہ اللہ تعالیٰ کا نور ہے اور چمنی جس سے اللہ تعالیٰ کا نور روشن ہوتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے انبیاء ہیں۔ یوں تو دنیا کے ہر ذرہ سے خدا تعالیٰ کا نور ظاہر ہے مگر وہ نور لوگوں کو نظر نہیں آتا۔ ہاں جب خدا تعالیٰ کا نبی آتا ہے اور اسے اپنے ہاتھوں میں لے کر دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے تب ہر شخص کو وہ نور نظر آنے لگ جاتا ہے بالکل اسی طرح جس طرح بتی جلائی جائے تو ہوا کا ذرا سا جھونکا بھی اسے بجھا دیتا ہے مگر جونہی اس پر شیشہ رکھ دیا جاتا ہے سب اندھیرا دور ہو جاتا ہے تاریکی مٹ جاتی ہے اور وہی نور آنکھوں کے کام آنے لگ جاتا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں اصل چیز شیشہ ہے اصل چیز تو وہ نور ہی ہے جو بتی میں سے نکل رہا ہوتا ہے مگر چونکہ وہ نور دھوئیں کی شکل میں ضائع ہو رہا ہوتا ہے اس لئے لوگ اس سے اس وقت تک فائدہ نہیں اٹھا سکتے جب تک اس پر شیشہ نہیں چڑھایا جاتا۔ ہاں جب شیشہ چڑھ جاتا ہے تو وہی نور جو پہلے ضائع ہو رہا ہوتا ہے ضائع ہونے سے محفوظ ہو جاتا ہے پھر چمنی سے مل کر پہلے نور سے بیس گنے، سو گنے، دو سو گنے، ہزار گنے بلکہ دو ہزار گنے زیادہ تیز ہو جاتا ہے یہ شیشے اور گلوب دراصل انبیاء کے وجود ہوتے ہیں جو خدا تعالیٰ کے اس نور کو جو قدرت میں ہر جگہ پایا جاتا ہے لیتے ہیں اور اپنے گلوب اور چمنی کے نیچے رکھ کر اس کا ہر حصہ انسانوں کے استعمال کے قابل بنا دیتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ساری دنیا اس نور کو دیکھنے لگ جاتی ہے اس کی آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں اور وہ اس سے فائدہ حاصل کرنے لگ جاتی ہے۔

اس مضمون کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بعض اور مقامات پر بھی بیان فرمایا ہے چنانچہ سورہ طٰہٰ میں اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذکر میں فرماتا ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے نور کو آگ کی شکل میں دیکھا اور فرمایا انی آنست نارًا میں نے ایک آگ دیکھی ہے اس فقرہ سے صاف ظاہر ہے کہ دوسرے لوگ اس آگ کو نہیں دیکھ رہے تھے پس آنست نارًا میں یہ بتایا گیا ہے کہ نبی کے وجود میں ظاہر ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ کا ظہور اس دنیا میں بطور نامعلوم کے ہوتا ہے یعنی کوئی تیز نظر والا ہی اسے دیکھ سکتا ہے لیکن جب وہ نبی کے ذریعہ ظاہر ہوتا ہے تو پھر وہ نور ہو جاتا ہے یعنی لیمپ کی طرح اس کی روشنی بہت تیز ہو جاتی ہے۔

پھر نبوت میں یہ نور آ کر مکمل تو ہو جاتا ہے لیکن اس کا زمانہ پھر بھی محدود ہوتا ہے کیونکہ نبی بھی موت سے محفوظ نہیں ہوتے پس اس روشنی کو دور تک پہنچانے کے لئے اور زیادہ دیر تک قائم رکھنے کے لئے ضروری تھا کہ کوئی اور تدبیر کی جاتی سو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ایک ری فلیکٹر بنایا جس کا نام خلافت ہے جس طرح طاقچہ تین طرف سے روشنی کو روک کر صرف اس جہت میں ڈالتا ہے جدھر اس کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح خلفاء نبی کی قوت قدسیہ کو جو اس کی جماعت میں ظاہر ہو رہی ہوتی ہے ضائع ہونے سے بچا کر ایک خاص پروگرام کے ماتحت استعمال کرتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں جماعت کی طاقتیں پراگندہ نہیں ہوتیں اور تھوڑی سی طاقت سے بہت سے کام نکل آتے ہیں۔ کیونکہ طاقت کا کوئی حصہ ضائع نہیں ہوتا۔ اگر خلافت نہ ہوتی تو بعض کاموں پر زیادہ طاقت خرچ ہو جاتی اور بعض کام توجہ کے بغیر رہ جاتے ہیں اور تفرقہ اور شقاق کی وجہ سے کسی نظام کے ماتحت جماعت کا روپیہ اور اس کا علم اور اس کا وقت خرچ نہ ہوتا۔ غرض خلافت کے ذریعہ سے نور الٰہی کو جو نبوت کے ذریعہ سے مکمل ہوتا ہے ممتد اور لمبا کر دیا جاتا ہے"

(تفسیر کبیر سورہ نور)

سیاسی جماعتوں کا جنرل سوہارتو سے مطالبہ

جکارتہ ۔ ۵ فروری ۔ انڈونیشیا کی مسلمان سیاسی جماعتوں نے قائم مقام صدر جنرل سوہارتو پر زور دیا ہے کہ وہ انڈونیشیا کے موجودہ ڈھانچہ کو تبدیل کریں۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ویٹ نام کی جنگ انتہائی نازک دور میں

سائگون ۔ ۵ فروری ۔ ویٹ نام کی لڑائی انتہائی نازک دور میں داخل ہو گئی ہے سائگون ۔ ہوئے ۔ دانانگ داکتو میں دونوں فریق زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہے ہیں مرنے والوں کی تعداد اب ۲۵ ہزار کے لگ بھگ ہو گئی ہے اور اس میں ہر لمحہ اضافہ ہو رہا ہے امریکی فوجی کمانڈروں نے اعتراف کر لیا ہے کہ انہیں اس خطرناک حملہ اور چھاپہ ماروں کی اچانک کامیابیوں سے حیرانی ہوئی ہے۔ اب تک امریکہ کے ڈیڑھ سو طیارے اور ہیلی کاپٹر تباہ کئے جا چکے ہیں چھ فوجی بیڈ کوارٹروں کو ملبہ کا ڈھیر بنا دیا گیا ہے اور چھ ہوائی اڈے تباہ کر دیئے گئے ہیں۔ سرکاری طور پر مرنے والے چھاپہ ماروں کی تعداد ۱۷ ہزار سات سو بتائی جاتی ہے لیکن امریکیوں اور جنوبی ویٹ نامیوں کے جانی نقصان کے بارے میں کچھ نہیں بتایا گیا۔ سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ اس سلسلہ میں تمام تفصیلات کا اعلان کر دیا جائے گا ہنوئی ریڈیو نے دعویٰ کیا ہے کہ جب امریکیوں کے جانی نقصان کی تفصیلات سامنے آئیں گی تو دنیا حیران رہ جائے گی اس نے کہا کہ چھاپہ ماروں نے جنوبی ویٹ نام میں امریکہ کے دفاعی نظام کو مفلوج کر دیا ہے اور اس کے فوجی دستے کٹھ پتلیوں میں تبدیل ہو گئے ہیں۔

کشمیری بھارت پر اعتماد نہیں کر سکتے

نئی دہلی ۵ فروری ۔ شیخ محمد عبداللہ نے کہا ہے کہ بھارت سیکولر ازم جمہوریت انصاف اور مساوات کے جو دعوے کر رہا ہے وہ سب کھوکھلے اور بے بنیاد ہیں۔ بھارتی مسلمانوں کی زبان آئندہ جان اور مال اور عزت و آبرو محفوظ نہیں۔ ان حالات میں کشمیری مسلمانوں سے کیسے توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ ہمیشہ کے لئے خود کو بھارت کے سپرد کر دیں۔ انہوں نے بھارتی حکمرانوں کو متنبہ کیا کہ وہ سنگینوں کے زور سے سرزمین کشمیر پر کچھ دنوں تک قبضہ رکھ سکتے ہیں۔ اپنی طاقت کی تلوار سے کشمیریوں کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر سکتے ہیں لیکن ان کے دل نہیں جیت سکتے۔ کشمیری عوام کے حوصلے بلند ہیں وہ ایک نہ ایک دن آزادی کی منزل تک پہنچ جائیں گے

ماہنامہ "انصار اللہ"

ماہنامہ انصار اللہ کا ماہ جنوری کا شمارہ جو بہت اہم مضامین پر مشتمل ہے جلسہ سالانہ کی مصروفیات کی وجہ سے دیر سے ارسال کیا گیا ہے جن احباب کو یہ پرچہ ۳۰ فروری تک نہ پہنچا ہو وہ دفتر ماہنامہ انصار اللہ کو اطلاع دیں۔ تاکہ پرچہ دوبارہ بھجوایا جا سکے۔

ماہنامہ انصار اللہ اعلیٰ درجہ کا تربیتی رسالہ ہے جو ہر احمدی گھرانے میں موجود ہونا چاہیئے جو احباب تا حال اس کے خریدار نہیں ان سے گزارش ہے کہ وہ اس رسالہ کی خریداری قبول فرما دیں۔ سالانہ چندہ صرف ۶ روپیہ ہے۔

(ناظر عمومی مجلس انصار اللہ ربوہ)

آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا فائنل مقابلہ

ربوہ ۔ رائل کلب کے زیر اہتمام ہونے والے آل ربوہ باسکٹ بال چیمپئن شپ کا افتتاح میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول نے ۳ فروری کو فرمایا تھا اس کے سیمی فائنل مقابلہ میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی ٹیم فضل عمر کلب کو ہرا کر اور اسی طرح تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ٹیم فرقان کلب کو ہرا کر فائنل میں پہنچ گئی ہیں۔ فائنل میچ آج مورخہ ۱۵ فروری کو ۳ بجے سہ پہر کالج کی کورٹس پر کھیلا جائے گا۔ شائقین احباب وقت مقررہ پر تشریف لا کر حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(سیکرٹری ٹورنامنٹ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

پاکستان ویسٹرن ریلوے کو آرکی پائپس اور کالمز فوری طور پر درکار ہیں۔ جس کے لئے انکوائری تمام فراہم کنندگان کو ۳۱ جنوری ۱۹۶۸ء کو ارسال کر دی گئی ہے۔ جن کو یہ انکوائری موصول نہ ہوئی ہو اور یہ مال فراہم کر سکتے ہوں انہیں چاہیئے کہ وہ چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپریس روڈ لاہور کو یہ انکوائری بلا معاوضہ جاری کرنے کے لئے فوری طور پر لکھیں جو ۱۵ فروری ۱۹۶۸ء کو ساڑھے آٹھ بجے صبح کھلنے والی ہے۔

INF (7) 293